© rasailojaraid.com

مولانا عزیز زبیدی مدظلہ العالی
منڈی وار برٹن (شیخوپورہ)

دوام حدیث

گواہ

۱۔ "عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔ یَشْھَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْھَدُوْنَ۔" (بخاری)

"وہ گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہ کی جائے گی۔"

پیشہ ور گواہ:

ان سے مراد پیشہ ور گواہ ہیں اور کچ بین شاہد بھی! ــــ اگر آپ چاہیں گے تو کچہریوں میں ایسے پیشہ ور گواہ بھی آپ کو مل جائیں گے جو چند کھوٹے سکوں کے بدلے جھوٹی گواہی دے سکتے ہیں ــــ اور کچھ ایسے بھی آپ کو گواہ دکھائی دیں گے جو برادری، جماعت اور دوستی کا حق ادا کرنے کیلئے جھوٹی شہادت کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔ اسلام میں اس قسم کی شہادتوں اور گواہیوں کا کوئی اعتبار نہیں! ــــ گواہی سے غرض "حقوق" کا تحفظ ہے۔ ایسی گواہیاں جن سے حقوق العباد کا جھٹکا ہوتا ہو، گواہی نہیں درندگی ہے جو بجائے خود تعزیر کی متقاضی ہے!

۲۔ عن عمر بن الخطاب یَقُوْلُ اِنَّ اُنَاسًا کَانُوْا یُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْیِ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ الْوَحْیَ قَدِ انْقَطَعَ وَاِنَّمَا نَاْخُذُکُمُ الْاٰنَ بِمَا ظَھَرَ لَنَا مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَمَنْ اَظْھَرَ لَنَا خَیْرًا اَمِنَّاہُ وَقَرَّبْنَاہُ وَلَیْسَ اِلَیْنَا مِنْ سَرِیْرَتِہٖ شَیْءٌ یُحَاسِبُہٗ فِیْ سَرِیْرَتِہٖ وَمَنْ اَظْھَرَ لَنَا سُوْءًا لَمْ نَاْمَنْہُ وَلَمْ نُصَدِّقْہُ وَاِنْ قَالَ اِنَّ سَرِیْرَتَہٗ حَسَنَۃٌ۔" (بخاری)

حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں لوگ وحی کے ذریعے پکڑے جاتے تھے (مگر اب) وحی رک گئی ہے۔ پس اب تو ہم تمہیں تمہارے ظاہری اعمال کی بنا پر پکڑیں گے۔ جس کا ظاہر اچھا ہو، اس کا ہم اعتبار کریں گے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور اسے قرب بخشیں گے، اس کے باطن سے ہمیں کوئی سروکار نہیں، اس کا حساب اللہ کے حوالے، وہی اس کا حساب لے گا ـــــ اور جس کا ظاہر برا ہو گا ہم اس کا اعتبار کریں گے نہ اس کو سچا مانیں گے۔ اگرچہ وہ کہتا رہے کہ میرے دل میں کوئی کھوٹ نہیں!"

گواہ کی سیرت اچھی ہو:

یعنی بظاہر جو لوگ اچھے ہیں، جھوٹ سے بچتے ہیں اور ان کاموں سے پرہیز کرتے ہیں جن سے ایک شخص کی سیرت مجروح ہوتی ہے، ہم ان کی بات کا اعتبار کریں گے، وہ جو گواہی دیں گے، اسے مانیں گے ـــــ ورنہ نہیں! ـــــ غرض یہ کہ غیر پسندیدہ لوگ گواہی کے قابل نہیں ہیں کیونکہ وہ انصاف کی راہ مارتے ہیں، حقداروں کے حقوق پر ڈاکے ڈالتے ہیں۔ اس لئے ایسے لوگوں کی گواہی لینے سے پرہیز کیا جائے!

افسوس، آجکل عموماً فیصلے غیر محتاط اور مجروح کردار کے حامل لوگوں کی شہادت کی نذر ہو رہے ہیں۔ علامہ وحید الزمان خاں نہایت کرب و اذیت کے ساتھ لکھتے ہیں کہ:

"کافر کی شہادت مسلمان پر درست نہیں ہے۔ . . . (مگر) افسوس ہے کہ یہ مسئلہ اتفاقی ہے، اس میں کسی مجتہد کا خلاف نہیں ہے۔ باوجود اس کے مسلمانوں کی حکومت میں یہ غضب دیکھا گیا ہے کہ کافروں کی گواہی مسلمانوں پر قبول کرتے ہیں . . . اس کے سوا فاسق اور بدعتی اور بے مروت ڈاڑھی منڈے ہر ایک کی گواہی قبول کر لیتے ہیں اور عدالت کا لحاظ بالکل نہیں رکھتے اور یہی وجہ ہے کہ دنیا ظلم سے بھر گئی ہے، جھوٹی نالشیں ہوتی ہیں اور وہ ثابت ہو جاتی ہیں، خلق اللہ تباہ ہوتی ہے، یا اللہ! امام مہدی علیہ السلام کو جلد بھیج کہ وہ ایسے ظالموں کی حکومت چھین لیویں۔ آمین! (شرح ابن ماجہ ص ۱۹۹/۲)

امامانِ دین نے یہ تصریح کی ہے کہ بدلے ہوئے حالات کی وجہ سے آجکل سارے گواہ نااہل شمار کئے جائیں گے الّا یہ کہ ان کی عدالت اور اہلیت ثابت ہو جائے:

"واتفق مالك والكوفيون والشافعي على ان الشهود اليوم على الجرح حتى تثبت العدالة بخلاف عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم" (حاشیۃ بخاری)

اگر اس اصول پر عمل کیا جائے تو بندگانِ خدا کے حقوق محفوظ ہو جائیں، حصولِ انصاف یقینی ہو جائے، پیشہ ور اور کاروباری گواہوں کے نشتر عمزدوں سے خلقِ خدا کو امان مل جائے۔

پہلے بات یہ تھی کہ اگر جرح ثابت نہیں ہے تو شخص (راوی اور گواہ) عادل اور اہل مانا جاتا تھا کیونکہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پہلے خیر غالب تھی، اب معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے۔ اس لئے گواہ کے سلسلے میں پہلے اطمینان حاصل کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

۳۔ "قَالَ رَبِيعَةُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ لَقَدْ جِئْتُكَ لِأَمْرٍ مَّالَهُ رَأْسٌ وَلَا ذَنَبٌ قَالَ عُمَرُ وَمَا هُوَ؟ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ ظَهَرَتْ بِأَرْضِنَا فَقَالَ عُمَرُ أَوَ قَدْ كَانَ ذَالِكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْسَرُ رَجُلٌ فِي الْإِسْلَامِ بِغَيْرِ الْعُدُوْلِ۔" (موطا امام مالکؒ)

جھوٹی گواہیاں:

حضرت ربیعہ فرماتے ہیں کہ عراق سے ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں آپ کے پاس ایک ایسے کام کیلئے آیا ہوں جس کا سر پیر نہیں ہے" حضرت عمرؓ نے پوچھا، "وہ کیا"؟ اس نے کہا کہ ہمارے ملک میں جھوٹی گواہیاں عام ہو گئی ہیں" حضرت عمرؓ نے فرمایا "کیا یہ واقعہ ہے؟" اس نے کہا "ہاں"! تب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ "اب کوئی مسلمان شخص معتبر اور محتاط گواہوں کے بغیر قید نہ کیا جائیگا!"

اس سے معلوم ہوا کہ کسی جھوٹے شخص کی گواہی کی بنا پر کسی شخص کو قید وغیرہ کی سزا دینا شرعاً نافذ نہیں ہونی چاہیئے ــــ قرآن حکیم نے بھی یہی شرط اور قید لگائی ہے:

"وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَمِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ"

"پسندیدہ اور عادل گواہ پیش کرو!"

ان تصریحات کے بعد آپ غور فرمائیں کہ عہدِ حاضر کی عدلیہ کو کس قدر مشکل مرحلہ درپیش ہے لیکن افسوس، گواہوں کے سلسلہ میں ممکن احتیاط ممکن نہیں رہی، اس لئے دنیا کی عدالتوں کے فیصلے عموماً مشتبہ ہو کر رہ گئے ہیں۔

۴۔ "عن مالك انه بلغه ان عمر بن الخطاب قال لا تجوز شهادة خصم ولا ظنين۔"

(موطا امام مالکؒ)

امام مالکؒ فرماتے ہیں، مجھے اطلاع ملی ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ:

"مخالف اور متہم (بالفسق والفجور) کی گواہی جائز نہیں ہے۔"

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بخاری میں ایک باب یہ لاتے ہیں:

"باب شهادة القاذف والسارق والزانی وقول الله تعالیٰ: ولا تقبلوا لهم شهادة ابدا واولئك هم الفاسقون الا الذين تابوا" الخ (بخاری)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یعنی : تہمت لگانے والے ، چور اور بدکار کا بیان ، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور یہی فاسق ہیں الّا یہ کہ وہ توبہ کریں ۔" (النور)

سزا یافتہ شخص بھی گواہی کے قابل نہیں رہتا ۔ خاصکر غیر شرعی سزاؤں کے نتیجہ میں جو قید بھگت کر آتے ہیں ، ہمارے نزدیک وہ تو بالخصوص گواہی کے سلسلے میں بالکل غیر معتبر ہیں کیونکہ غیر شرعی سزائیں پاک نہیں کرتیں بلکہ عموماً جرائم پیشہ لوگوں کو مزید پیشہ ور مجرم بنا دیتی ہیں ۔

"اولٰئک ھم الفاسقون" سے پتہ چلتا ہے کہ جو بھی فاسق ہوگا ، وہ گواہ نااہل ہوگا ۔ فاسق وہی ہوتا ہے جو کبائر کا مرتکب اور صغائر پر مصر رہتا ہے ۔ اب آپ کیلئے ایک عادل گواہ کا پہچاننا آسان رہے گا ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ !

وی ۔ پی آ رہا ہے !

● گزشتہ ماہ جن احباب کو سالانہ چندہ کے خاتمہ کی اطلاع دی گئی تھی ، ان کے نام عنقریب وی پی پی روانہ کیا جا رہا ہے ۔ یاد رہے کہ وی پی پیکٹ میں پرانا پرچہ ارسال کیا جائیگا کیونکہ زیرِ نظر تازہ شمارہ اس سے قبل ارسال کیا جا چکا ہوگا ۔

امید ہے کہ قارئین وی ۔ پی ۔ پی وصول فرما کر شکریہ کا موقع اور دینی حمیت کا ثبوت دیں گے ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء !

● جن احباب کی مدت خریداری اس ماہ (دسمبر ۶۷ء) ختم ہو رہی ہے ، ان کے نام آنے والے رسالہ پر "آپ کا چندہ ختم ہے" کی مہر لگا دی گئی ہے —— اس اطلاع کے بعد پندرہ دن کے اندر سالانہ زرتعاون بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما دیں یا آئندہ ماہ پرچہ بذریعہ وی ۔ پی ۔ پی وصول کرنے کیلئے تیار رہیں —— خدانخواستہ آئندہ خریداری جاری نہ رکھنے کی صورت میں دفتر کو فی الفور مطلع فرمائیں ۔ شکریہ ! —— والسلام ! (ناظمِ دفتر)

© rasailojaraid:com